باب۔ ۱۴

اعتکاف

قرآن: وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ۔

اور ان سے مباشرت نہ کرو ایسے حال میں کہ تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہوں، یہ خدا کے حدود ہیں، ان کے پاس نہ جاؤ، ایسے ہی اللہ اپنی آیتیں اور نشانیاں لوگوں سے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی ہو جائیں، (البقرۃ:۱۸۷)۔

حدیث: ابو سعید خدریؓ، شب قدر سے متعلق ایک سوال پر بیان کرتے ہیں کہ، رسول معظمؐ نے ایک مرتبہ رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا۔ اس عرصے میں جبرئیلؑ حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کو جس (شب قدر) کی تلاش ہے وہ اگلے عشرے میں ہے۔ لہٰذا آپؐ نے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ پھر جبرئیلؑ، آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپؐ کو جس کی تلاش ہے وہ اگلے عشرے میں ہے۔ پس بیسویں رمضان کو حضورؐ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے، اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ دوبارہ کرے کیوں کہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا ہے۔ اور مجھے یہ یاد ہے کہ یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔۔۔ اتنے میں موسم ابر آلود ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی تھی۔ چناں چہ جب نبی کریمؐ نے نماز پڑھائی تو رسول اللہ کی پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔ یوں آپؐ کے خواب کی اسی وقت تصدیق بھی ہو گئی۔ راوی: ابو سلمہؓ۔ (صحیح بخاری: ۷۷۴)۔

نبی کریمؐ شروع میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف میں ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں آپؐ نے اسے رمضان کے آخری عشرے میں منتقل کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے چاہا، میں نے اسی کا حکم دیا۔ مجھ پر یہ آشکار کیا گیا ہے کہ اب اعتکاف آخری عشرے میں کروں۔ اور مجھ پر یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کروں۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۸۹۲)۔

Sadiqui Publications

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) اعتکاف کے لیے واضح قرآنی حکم نہیں لہذا یہ فرض نہیں۔

واجب:

(۱) کچھ فقہا، اس عبادت کو واجب کا درجہ دیتے ہیں، اور اس شرط کے ساتھ کہ اعتکاف مسجد میں ہو اور رمضان بھی ہو، تاکہ دن میں روزہ بھی ہو، (۲) ہر اُس مسجد میں جہاں پانچوں وقت کی اذان اور اقامت ہوتی ہو، اعتکاف ہو سکتا ہے۔ جامع مسجد کی شرط نہیں۔

سنت:

(۱) بعض فقہا کے نزدیک رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف، سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ محلے سے کم از ایک فرد بھی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھ جائے تو باقی افراد قابلِ گرفت نہ ہوں گے، ورنہ محلے کے سب افراد اس تاکیدی عبادت کے چھوڑنے والے کہلائیں گے، (۲) اس کے علاوہ سال کے کسی حصے میں بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ اس سنت اعتکاف میں نہ مسجد کی شرط ہے اور نہ روزہ کی، بلکہ تھوڑی دیر کے لیے بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے، (۲) اعتکاف کی باقاعدہ نیت کرنا ضروری ہے، چاہے وہ واجب اعتکاف ہو یا سنت اعتکاف۔

مستحب:

(۱) اعتکاف کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا، احادیث پڑھنا اور دیگر علوم دینیہ کے مطالعے میں مصروف رہنا، (۲) نوافل پڑھنا (۳) تسبیحات پڑھتے رہنا، (۴) نیک باتوں کے علاوہ اور کلام نہ کرنا۔

متفرق:

(۱) اعتکاف کے دوران حوائج ضروریہ، وضو اور غسل کے علاوہ مسجد سے باہر نکلنا ممنوع ہے، (۲) معتکف کا کھانا پینا اور سونا مسجد کے احاطے میں ہی ہونا چاہیے، (۳) جمعہ کی نماز کے لیے اگر جامع مسجد کو جانا ہو تو صرف ضرورت بھر کے لیے باہر نکلے (۴) عورت کے اعتکاف کے لیے مسجد کی شرط نہیں بلکہ وہ اپنے گھر کے کسی حصہ کو مخصوص کر کے اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے، (۵) معتکف پر جماع حرام ہے، یہ خدا کے حدود میں سے ہے۔

Siddiqui Publications